ہندوستان بھر میں اہلِ سنت و جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۱۴ ۲۱ / ۷ ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کو عموماً اور احناف کی خصوصاً خدمات کرنا۔

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۱) رؤسائے عظام سے سالانہ چندہ للعہ

(۲) عام خریداران سے سالانہ للعہ ششماہی عار

(۳) ممالک غیر سے دس شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے یا وی پی کی اجازت۔

(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائیگی۔

(۳) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب سے کام نہ لیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔

(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہونگے۔

(۶) مضامین نہایت خوش خط ہونے چاہیں۔

(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیے۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ و رائیس میگزین امرتسر ہو ❊

جلد (۷) | مطبوعہ ۲۰ / ۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ہجری مطابق ۲۱ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ | نمبر (۲۹ / ۳۰)

صدمہ روح فرسا

نہایت ہی رنج اور قلق سے لکھا جاتا ہے کہ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو بوقت ۵ بجے شام خاکسار کے والد ماجد عالی جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب بعارضہ مرض زلق البطن صرف ۱۱ یوم کی علالت کے بعد اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مجھے اور میرے خاندان کو اس صدمہ جانکاہ سے جس قدر رنج ہوا وہ محتاج بیان نہیں۔ مرحوم بڑی خوبی کے بزرگ تھے۔ ان کے حسن اخلاق و ہر دلعزیزی کا ہر شخص معترف ہے۔ ہمارے سروں سے ان کا سایہ اٹھ جانا ہمارے لئے سخت مصیبت ہے۔

تمام قارئین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم و مغفور کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

اللّٰھم اغفرہ وارحمہ

(خاکسار معراج الدین احمد عفی عنہ ایڈیٹر)

اعتذار

گذشتہ ہفتہ کے اخبار کی تاریخ اشاعت سے ۹ دن پہلے میرے والد مرحوم سخت بیمار ہو گئے۔ ۱۴۔ اکتوبر کا پرچہ ان کی بیماری کی حالت میں نہایت ہی بے سرو سامانی سے جاری کیا گیا۔ ۲۱۔ اکتوبر کی اشاعت کے لئے اگرچہ کاتب کو مضامین دیدیئے گئے۔ مگر والد مرحوم و مغفور کی سخت علالت کے باعث میں ان کی خدمت میں رہنے پر مجبور رہا۔ انکی وفات حسرت آیات ۲۰۔ اکتوبر کو واقع ہوئی۔ اور ۲۱۔ اکتوبر تک مجھے گھر میں بیٹھنا پڑا۔ ہرچند سوچا گیا۔ کہ ۲۱۔ اکتوبر کی اشاعت کا کوئی سامان ہو سکے۔ مگر افسوس کہ میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اس لئے میں بڑے ادب سے قارئین کرام کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ پرچہ کی ایک ہفتہ کی غیر حاضری کو جو بوجہ سخت مجبوری کے ہوئی۔ معاف فرما دیں گے۔

والعذر عند کرام الناس مقبول۔

(خاکسار معراج الدین احمد عفی اللہ عنہ

مالک و ایڈیٹر الفقیہ)

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت میروند آں کارِ دیگر می کنند

(۱)

اکتوبر کا مہینہ شروع ہو چکا ہے گرمی کی شدت کچھ خفیف پڑ گئی ہے تاہم دھوپ میں کسی قدر تیزی ہے اور راستہ چلنے والوں پر اتنا اثر ضرور ہوتا ہے کہ پانی پینے کی ضرورت پڑے۔

امرت سر بازار کٹڑہ جیمل سنگھ میں دو آدمی ڈیوڑھی کرموں کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ معلوم نہیں آپس میں کیا باتیں کرتے ہیں۔ دونوں اسی مقام پر پہونچے۔ جہاں بھائی سندر سنگھ پردیپ اگر سوڈا واٹر فیکٹری کی دوکان ہے۔

دونوں میں سے ایک صاحب بولے کہ "پیاس سخت ہے آؤ سندر سنگھ کی دکان سے ایک ایک بوتل لیمونیڈ کی پی لیں۔

دوسرا۔ مولوی صاحب! قریب ہی ایک مسلمان کی دکان ہے۔ وہاں چلئے۔ پانی پی لیں گے۔ ہمیں لازم ہے۔ کہ مسلمان کی دکان کی رونق بڑھائیں۔ اگر ہم لوگ مسلمانوں کی دوکان کو چھوڑ کر غیر مسلم دکانوں کو فائدہ پہونچائیں تو مسلمان تجارت میں ترقی نہیں کر سکتے۔

مولوی صاحب۔ یہ فضول بات ہے۔ اور مسلمان کی دکان کا پانی بھی اچھا نہیں۔ حسین! ایسی فضول باتوں کا خیال نہ کیا کرو۔

حسین۔ مولوی صاحب! آجکل تنظیم کی تحریک ہے اور اس کا اصلی مقصد یہی ہے۔ کہ مسلمانوں میں جو کمزوریاں ہیں۔ ان کو رفع کیا جائے۔ چونکہ مسلمانوں کے ہاتھ میں تجارت نہیں ہے۔ اور یہ کمزوری صرف اسی صورت میں رفع ہو سکتی ہے کہ مسلمان دکانیں کھولیں اور مسلمان ان سے خریدیں۔ اور اگر آج پانی اچھا نہیں ہے تو بتدریج کل اچھا بھی ہو جائیگا۔ لیکن اگر ہم اور سارے مسلمان ایسی خیال کے ہو جائیں تو دکان کیا خاک چلیگی۔

یہ سنکر مولوی صاحب نے جواب تو نہ دیا اور اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر دکان کے اوپر چلے گئے۔ ساتھی کو مجبوراً جانا پڑا۔ دکان میں داخل ہو کر ایک نشست پر بیٹھ گئے۔ جس حصہ میں یہ دونوں میٹر بیٹھے۔ وہ ہندوؤں کے لئے مخصوص تھیں۔ اس لئے دکان کے ایک آدمی نے اُن سے کہا۔ کہ جناب یہاں آپ نہیں بیٹھ سکتے آپ لوگوں کے لئے یہ جگہ نہیں ہے۔ آپ اُس طرف جا بیٹھیں۔ آپکے لئے وہ علیحدہ جگہ مخصوص ہے۔"

خفت تو بڑی سخت ہوئی۔ مگر کیا کرتے۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ اصرار پر وہاں سے اُٹھنا پڑا۔ بہتر تو یہ تھا کہ وہاں سے اٹھکر باہر نکل آتے مگر بجائے باہر نکلنے کے وہیں جا بیٹھے۔ جہاں دکان کے آدمی نے اشارہ کیا تھا۔

بیٹھکر دو بوتلیں منگیں۔ آدمی لے آیا۔

مولوی صاحب یوں گویا ہوئے "بھائی صاحب! اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ ہندو بھائی مسلمانوں سے نفرت کریں نیشنل کانگرس اس نفرت کو ہندوستانیوں کی کامیابی میں ایک رکاوٹ سمجھتی ہے۔ اور اس نفرت کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم کو اس وقت بڑا معلوم ہوا کہ آپ نے ہم کو وہاں سے اُٹھا دیا حالانکہ اب یہ نفرت مضر ثابت ہو رہی ہے۔ دکان کے آدمی نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب! آپ یہ لیکچر کانگرس کے پنڈال میں سُنانا۔ یہ دکان ہے۔ کانگرس کا پنڈال نہیں ہے۔ یہاں دکانداری ہے۔ ہم اپنی دکان کو خراب نہیں کر سکتے۔ اگر ہم آپکو یا کسی اور مسلمان کو وہاں بیٹھنے دیں۔ تو کوئی ہندو ہماری دکان میں نہیں آئیگا۔

پانی پی کر قیمت ادا کر دی گئی اور دونوں حضرات رخصت ہوئے۔

---

(۲)

ربیع الاول کی تیرھویں تاریخ کو مسجد شیخ خیر الدین مرحوم واقعہ ہال بازار میں ایک جلسہ ہے۔ کثرت سے لوگ جمع ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے اس جلسہ کی اطلاع شہر کے تمام حصوں میں کر دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہر کے ہر حصہ کے لوگ کم و بیش اس جلسہ میں پائے جاتے ہیں۔

ایک صاحب لیکچر دے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لیکچرار امرتسر کے باشندے نہیں بلکہ ان کی زبان خالص اُردو ہے۔ اور کسی دوسرے شہر میں سکونت رکھتے ہیں۔

مسلمانوں کو ان کی تقریر بہت پسند آئی۔ لوگ بڑے شوق اور استغراق سے ہمہ تن گوش تھے۔ اپنے لیکچر میں انہوں نے مسلمانوں کو تجارت میں ترقی کرنے کا مشورہ دیا۔ اور ہدایت کی مسلمانوں کو لازم ہے کہ مسلمان کی دکان سے سودا خرید کیا کریں۔ تاکہ مسلمانوں کو تجارت میں ترقی کرنے کا موقع ملے۔

راوی اور معتبر راوی بیان کرتے ہیں کہ امرتسر کے ایک مولوی صاحب کھڑے ہوئے اور بڑے زور سے لیکچرار صاحب کے اس مشورہ کی تائید کی۔ اور فرمایا کہ مسلمانوں کو لازم ہے کہ مسلمان ہی کی دکان سے سودا خرید کریں۔ یہ روایت بالمعنی ہے۔ بالالفاظ نہیں۔ ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ مولوی صاحب کی تائیدی تقریر کا مفہوم بالکل یہی تھا۔

یہ مولوی صاحب المنت... کے مشہور لیڈر۔ سردار... شیر پنجاب۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں۔ لوگ ان کے تائیدی الفاظ سے بیحد محظوظ ہوئے۔ مسلمان دکاندار جو اس جلسہ میں شریک تھے۔ بہت ہی خوش ہوئے۔ پھولے نہیں سماتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ بس اب مسلمان ہرگز مسلمان کی دکان چھوڑ کر ہندو دکانداروں سے اشیاء خرید نہیں کریں گے۔

لوگ محو مسرت و انبساط تھے۔ کہ میاں حسین میر صاحب اڈیٹر اخبار ضیافت پنجاب کھڑے ہوئے۔ انہوں نے جو کچھ بیان کیا۔ اسکا مفہوم یہ ہے کہ:۔

"مولوی صاحب نے اس وقت تو بڑے زور سے اس خیال کی تائید کی کہ ضرور ہی مسلمان کی دکان سے سودا خرید کرنا چاہیے۔ مگر ان کا عمل اس کے خلاف ہے پرسوں کا واقعہ ہے۔ کہ کٹڑہ جیمل سنگھ میں مولوی صاحب نے سکھہ دکان پر خود بھی ذلت اٹھائی اور مجھے بھی ذلیل کرایا۔ میں نے ہر چند عرض کیا کہ قریب ہی مسلمان کی دکان ہے وہاں چلیئے۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔

اس کے بعد پرسوں کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔

لوگ محو حیرت تھے۔ آپس میں باتیں ہونے لگیں۔

ایک کہتا ہے کہ عجب طرح کی ایمانداری ہے۔ خود را نضیحت و دیگراں را نصیحت۔

دوسرا کہتا ہے کہ صاحب یہ تو میں بھی اس وقت...

تیسرا کہتا ہے کہ ایسے ہی لوگوں نے مسلمانوں کو برباد کر دیا۔

جو تھا بولا " یہ ایسے ہی ہیں انکی حالت سب کو معلوم ہے۔
پانچواں بولا " پھر ایسے لوگوں کو جلسوں میں کھڑا کیوں
نے دیا جاتا ہے "
غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں، مگر ہر کس بقدر ہمت او"
سہ برخواست ہونے کے بعد شہر میں ہر جگہ یہی قصہ
ں کا چرچا۔ مگر یاروں کی بن آئی۔ ع
بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہو گا
قم خاکسار غلام احمد اخگر امرتسری)

...زائیوں کا بدترین دشمن

یا بہترین دوست

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث یوں تو
ائیوں کے خلاف لکھتے ہیں بلکہ بعض جگہ بطور جنگ
ری ان کے مقابل میں بھی آجاتے ہیں۔ مگر مرزائیوں
آڑے وقت میں انکی حمایت اور دستگیری میں
ں کوتاہی نہیں کرتے ! اور جب کبھی ایسا موقع آتا ہے تو
ائی اپنے کسی اخبار میں یوں لکھتے ہیں کہ ۔
" یہ ہمارے سلسلہ کا بدترین دشمن مولوی ثناء اللہ ہماری
تائید کرتا ہے "
ب کابل میں ایک مرزائی کی سنگساری پر مولوی صاحب
ونے مرزائیوں کو یہ کہنے کا موقع دیا ہے۔ کہ " ہمارے
سلسلہ کا بدترین دشمن مولوی ثناء اللہ اس مسئلہ میں ہمارا
ید ہے "
مگر مرزائی کتنے احسان فراموش ہیں۔ کہ اس احسان
لیم کے مقابلہ میں جو آڑے وقت میں اُن سے روا رکھا
ا ہے ۔ یہ اپنے قابل قدر حامی کا نام بجائے بہترین
ست کے بدترین دشمن رکھتے ہیں ۔ واقعی دنیا میں
ئی قوم ایسی احسان فراموش نہیں ہوسکتی۔
کیا اب اس حمایت پر بھی مرزائی لوگ اپنی احسان
موشی ہی کا ثبوت دینگے ؟ ایسا تو مناسب نہیں بلکہ
زائیوں کو لازم ہے کہ اس جلیل القدر احسان کے
لے کم از کم ان کی نسبت یہ الفاظ لکھیں کہ " ہمارے
سلسلہ کا بہترین دوست مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث
ی ہمارا مؤید اور حامی ہے "

بحث یہ ہے کہ مرزائی کو جو سزا کابل میں دیگئی ہے وہ مطابق شریعت ہے یا نہیں ۔ اسی بحث پر اہل اسلام اور مرزائی دونوں لکھ رہے ہیں اور زور شور سے لکھ رہے ہیں ۔

علمائے دیوبند اس طرف ہیں کہ سزا مطابق شریعت ہے ۔ اور اس کے متعلق ان کے مضامین اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں ۔ علمائے دیوبند کے علاوہ تمام علمائے کرام خواہ وہ کسی اسلامی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ۔ اس سزا کو صحیح سمجھتے ہیں ۔ چنانچہ مختلف مقامات سے علمائے اسلام کے پاس کردہ ریزولیوشن بذریعہ تار اعلیٰ حضرت غازی اسلام امیر امان اللہ خان صاحب شہریار کابل کی خدمت میں ارسال ہو چکے ہیں ! ان میں انجمن اہلحدیث میرٹھ کا تار خاص طور پر قابل ذکر ہے

امرتسر میں جو جلسہ انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے مسجد شیخ خیرالدین مرحوم میں ہوا ۔ اس میں صرف حنفی علماء نہ تھے ۔ بلکہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی برادر جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی محمد حسین صاحب داماد جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی معہ چند رفقائے اہلحدیث کے اس جلسہ میں شامل تھے ۔ اور اسی غرض سے جلسہ میں تشریف لائے تھے ۔

ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کے متعلق ہمارا خیال تھا کہ وہ علمائے دیوبند کے فیصلہ کو استحسان کی نظر سے دیکھیں گے اور اسی فتوے کی تائید کرینگے جو انہوں نے لکھا کیونکہ عموماً اپنے مضامین میں احناف کو مشورہ دیا کرتے ہیں کہ دیوبند جا کر علم حدیث حاصل کرو ۔ چونکہ علم حدیث کی تعلیم کی تکمیل کا انحصار اُن کے نزدیک دارالعلوم دیوبند پر ہے اس لئے امید تھی کہ وہ ان کے فتوے اور خصوصاً انجمن اہل حدیث میرٹھ کے ہمنوا ہوں گے ۔ مگر نہیں انہوں نے مرزائیوں کی حمایت ضروری سمجھی ۔

اگرچہ ضرورت نہ تھی کہ ہم اس بحث پر قلم اٹھائیں کیونکہ ملک کے اکثر علماء کرام کے مضامین شائع ہو رہے ہیں ۔ مگر ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کی تحقیق کا جائزہ لینا ضروری ہے ۔ اور معلوم نہیں کہ علماء دیوبند یا دوسرے مقامات کے علماء اس پر کوئی نوٹس لیں یا نہ ۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کی تحریر پر ایک سرسری نظر کر دیجائے ۔

ایڈیٹر صاحب نے بخیال خود قرآن شریف و حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عدالت شرعیہ کابل نے جو سزا مرزائی مبلغ کے لئے تجویز کی ہے وہ جائز نہیں ۔

دلیل قرآنی میں انہوں نے یہ آیت پیش کی ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ

اور اس کا ترجمہ یہ لکھتے ہیں " جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر وہ مرتے دم تک کفر ہی میں بڑھتے گئے ۔ خدا انہیں نہیں بخشیگا "

اس ترجمہ میں اُنھوں مرزا صاحب آنجہانی کی سنت پر عمل کیا اور ایسا کرنا ضروری بھی تھا ۔ کیونکہ مرزائیوں کی حمایت پر قلم اٹھ چکا تھا ۔

الفاظ " مرتے دم تک " کسی لفظ قرآنی کا ترجمہ نہیں البتہ اس کی تفسیر ہے ۔ خدا جانے ایڈیٹر صاحب نے اس تحریف یا زیادتی کی کونسی ضرورت محسوس کی ۔ اگر تفسیر لکھنی تھی تو ترجمہ صحیح لکھکر اسکی تفسیر میں لکھدیتے کہ ازدیاد کفر بعض اہل العلم کے نزدیک یہ ہے کہ مرتے دم تک کافر رہیں ۔ تو اعتراض نہ ہوتا ۔

زیادہ لطیف بات یہ ہے کہ اس آیت کا حوالہ پارہ ۵ ۔ رکوع ۱۷ ۔ لکھتے ہیں ۔ حالانکہ رکوع ۱۷ میں یہ آیت شریفہ نہیں بلکہ رکوع ۲۰ میں ہے ۔ خدا جانے حواس باختگی کا نقص کیوں لاحق ہو گیا ۔

اس آیت شریفہ سے ایڈیٹر صاحب کا مطلب ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا ۔ ان کے استدلال کا مفہوم یہ ہے کہ خدا نے سزائے کفر عدم مغفرت تجویز کی ہے ۔ حالانکہ یہ ان کی سمجھ کا قصور ہے ۔

ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ۔ بلکہ تفاسیر کی ورق گردانی کرتے ہیں ۔ تفسیر خازن میں اس آیت کی تفسیر میں یہ الفاظ ہیں :-

قال ابن عباس نزلت فی الیھود امنوا بموسیٰ ثم کفروا بعبادتھم العجل ثم امنوا بعد ذلک ثم کفروا بعیسیٰ والانجیل ثم ازدادوا

فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ یہ آیت یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے پہلے وہ لوگ ایمان لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پھر بچھڑے

کفرا بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم والقرآن ۔

کی پرستش کرکے کافر ہوئے پھر ایمان لائے اس کے بعد پھر حضرت عیسے علیہ السلام پر ایمان لانیسے انکار کا فر ہوئے ۔ پھر یہ کفر حد سے بڑھ گیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر ایمان نہ لائے"۔

تفسیر معالم التنزیل میں ہے :۔

قال قتادہ ھم الیھود اٰمنوا بموسیٰ ثم کفروا من بعد بعبادتھم العجل ثم اٰمنوا بالتوراۃ ثم کفروا بعیسیٰ علیہ السلام ثم ازدادوا کفرًا بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم ۔

قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ لوگ یہودی ہیں (جنکا ذکر اس آیت میں ہے) ایمان لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پھر اسکے بعد بچھڑے کی پرستش کرکے کافر ہوئے پھر توراۃ پر ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرکے کافر ہوئے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے کفر میں بہت بڑھ گئے"۔

تفسیر الرحمٰن وتیسیر المنان میں ہے :۔

(ان الذین اٰمنوا) بموسیٰ (ثم کفروا) بعبادۃ العجل (ثم اٰمنوا) عند عودہٖ (ثم کفروا) بعیسیٰ (ثم ازدادوا کفرًا) بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم ۔

تحقیق جو لوگ ایمان لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پھر بچھڑے کی پرستش کرنے سے کافر ہوئے پھر حضرت موسیٰ کی واپسی پر ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لانے سے کافر ہوئے پھر ان کا کفر بہت زیادہ ہو گیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے سے"۔

تفسیر جلالین میں ہے :۔

(ان الذین اٰمنوا) بموسیٰ وھم الیھود (ثم کفروا) بعبادۃ العجل (ثم اٰمنوا) بعدہٗ (ثم کفروا) بعیسیٰ (ثم ازدادوا کفرًا) بمحمد (لم یکن اللہ لیغفر لھم) ما اقاموا علیہ و لا یھدیھم سبیلاً طریقا الی الحق)

تحقیق جو لوگ ایمان لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور وہ یہودی ہیں پھر بچھڑے کی عبادت کرنے سے کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار سے کافر ہوئے ۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے سے وہ کفر میں بہت بڑھ گئے ۔ نہیں بخشیگا اللہ تعالےٰ ان کو جبکہ وہ اسی کفر پر قائم ہیں ۔ اور نہ انکو سچائی کے رستہ کی طرف ہدایت کرے گا"۔

لگے ہاتھوں تفسیر حسینی کو بھی ذرا دیکھ لیجئے ۔ اہیں لکھا ہے کہ :۔

" ان الذین اٰمنوا بدرستیکہ آنانکہ ایمان آوردند بموسیٰ علیہ السلام یعنی یہود ثم کفروا پس کافر شدند بپرستیدن گوسالہ ثم اٰمنوا ثم کفروا پس باز ایمان آوردند وتوبہ کردند پس کافر شدند بعیسیٰ علیہ السلام وقصد قتل او کردند ثم ازدادوا کفرًا پس بے فزودند و زیادۃ کردند کفررا بانکار محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام وعدبرد"۔

ان حوالجات سے ہر ایک مسلمان اس نتیجہ پر پہونچنے کیلئے مجبور ہے ۔ کہ آیت زیر بحث میں یہودیوں کا ذکر ہے ۔ کسی خاص ایسے شخص کے حق میں یہ آیت نہیں ۔ جو پہلے کافر تھا ۔ پھر مسلمان ہؤا ۔ پھر کافر ہؤا وغیرہ ۔ اور مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت یہود کے حق میں ہے ۔

اگر یہ کہا جائے کہ بعض تفسیروں میں یہ بھی ہے کہ یہ آیت منافقوں یا مرتدوں کے حق میں ہے ۔ تو اسکا جواب ہے کہ جس مفسر نے ایسا لکھا ہے اس نے لفظ قیل کے ماتحت لکھا ہے ۔ اور اہل علم جانتے ہیں کہ قیل کے تحت جو قول ہو وہ اس لئے قابل اعتبار نہیں ہوتا کہ اس کا قائل مجہول اور معدوم ہے بخلاف اسکے تفسیر مندرجہ بالا کے قائل حضرت ابن عباس اور قتادہؓ رضی اللہ عنہما معدوم نہیں بلکہ معلوم ہیں ۔ تو اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں ۔

اور اگر بفرض محال مان لیا جائے کہ قیل کے ماتحت جو قول لکھا گیا ہے ۔ کہ یہ آیت مرتدین کے حق میں ہے وہ صحیح ہے تو اسی کے ساتھ مرتدین کی نسبت حکم بھی جو اسی جگہ لکھا ہؤا ہے اسکو دیکھ لو ۔

تفسیر معالم التنزیل اور خازن دونوں میں جہاں لفظ قیل کے تحت اس آیت سے مرتدین مراد لیگئی ہے ۔ اس کے ضمن میں ایک سوال ہے جو اسی میں شامل ہے ۔ وہ سوال کیا ہے ؟

ھل تقبل توبتہ (معالم) ھل تقبل توبتہ ام لا (خازن)

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ :۔

حکی عن علی رضی اللہ عنہ لا تقبل توبتہ بل یقتل

حکایت کیگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اس (مرتد)

کی توبہ قبول نہیں ہوتی ۔ بلکہ ... کیا جائے ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ...

لقولہ تعالےٰ لم یکن اللہ لیغفر لھم (معالم)

ہے کہ لم یکن اللہ لیغفر لھم"۔

دیکھو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے عدم مغفرت ... مرتد کی دلیل پکڑی ہے ۔ تفسیر خازن میں بھی یہی ... دیا گیا ہے مگر دلیل بیان نہیں کیگئی ۔

تو اگر کوئی شخص ضرور ہی اس آیت کو مرتدین کے ... تجویز کرتا ہے ۔ اور مفسرین کا خلاف کرنا چاہتا ہے تو ... چاہیئے کہ مرتد کی سزا بھی قتل ہی سمجھے ۔ اس سے ثابت ... کہ ایڈیٹر صاحب اہل حدیث مرزائی کی دوستی کا حق ... کرنے میں قاصر ہے ۔

اگر ایڈیٹر صاحب کو پھر بھی اصرار اور ضد ہو ۔ کہ ... یہ آیت مرتدین کے حق میں ہے اور اپنی عادت کے ... حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ کے فیصلے کو نہ مانیں ۔ ا... دلیل ہے کہ قول صحابی حجت نہیں ۔ اور آیت میں صرا... سزا کا ذکر نہیں تو ہم ایک اور طرح سے انہیں سمجھا... کی کوشش کرتے ہیں ۔ خدا کرے کہ ان کی سمجھ میں آجائے ۔

قرآن شریف میں بعض جرائم کو بُرا کہا گیا ... اور سزا درج نہیں اور کسی دوسری آیت میں سزا بھی درج ہے ۔ مثلاً زنا کی نسبت فرمایا کہ ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا ۔ (پارہ ۱۵ ۔ رکوع ...) یہاں زنا کو برا تو بتایا گیا مگر کوئی سزا اس میں ذکر ... مگر دوسری جگہ فرمایا الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ (پارہ ۱۸ ۔ رکوع ۷) ... میں زنا کی سزا کا ذکر ہے ۔

اب اگر کوئی شخص زنا کرے اور ایڈیٹر اہل حدیث ... جیسا کوئی مولوی اس کی حمایت میں کھڑا ہو کر یہ کہد... کہ قرآن شریف میں تو یہ ہے کہ لا تقربوا الزنیٰ ا... کان فاحشۃ وساء سبیلا ۔ اس میں کوئی سزا بیا... تجویز نہیں ہوئی ۔ اس لئے اسے سزا نہیں ملنی چاہئے ... ایسے مقدمہ میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث ملزم کے خلا... ہونگے تو ضرور کہیں گے کہ اس آیت میں اگر سزا کا ... حکم نہیں تو دوسری آیت میں تو ہے ۔ یہی ہم ایڈیٹر صاحب ... کو کہدیتے ہیں کہ اگر یہ آیت جو آپ نے پیش کی ہے ... بفرض محال مرتدین کے لئے نازل ہوئی ہے اور اس ... کوئی سزا مذکور نہیں تو نہ سہی ۔ قرآن شریف میں دو...

مقام پر سزا مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو:-

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

سوا اس کے نہیں کہ سزا اُن لوگوں کی جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا صلیب دیئے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ پاؤں سیدھے کاٹے جائیں کہ اگر دایاں ہاتھ کاٹا جائے تو بایاں پاؤں کاٹ دو یا ذلیل کرنے کے لئے زمین میں پھرائے جائیں یعنی ایک شہر سے دوسرے شہر میں۔ یہ تو ان کی ذلت ہے دنیا میں اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔"

اس آیت شریفہ کے شان نزول میں چند روایتیں ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ قوم عرینہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور مدینہ شریف میں بیمار ہو گئے تھے۔ انکی بیماری کے علاج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز فرمایا کہ شہر سے باہر جہاں بیت المال کے اونٹ تھے وہاں انکو بھیجا جائے۔ چنانچہ وہ بھیجے گئے۔ اور انکو حکم دیا گیا کہ انکی بیماری کا علاج یہ ہے کہ اونٹنیوں کا دودھ اور اونٹوں کا بول پئیں۔ انہیں صحت حاصل ہو جائیگی۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کی بیماری دور ہو گئی صحتیاب ہونے کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔ اور چرواہوں کو جو اونٹوں کی نگہبانی کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ قتل کر کے بھاگ گئے۔

اس آیت میں جن جرائم کی سزا قتل تجویز کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑائی اور سعی کرنا فساد پھیلانے میں۔

اگرچہ شان نزول میں اور روائتیں بھی ہیں ہمارا خیال ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کے نزدیک یہی شان نزول صحیح ہے جو ہم نے اوپر بیان کی کیونکہ یہ واقعہ بخاری اور مسلم دونوں میں مذکور ہے (مشکوٰۃ ص ۲۹۹)

اللہ اور رسول سے لڑائی کیا ہے؟ ارتداد۔ صاحب مشکوٰۃ نے جس باب میں قتل مرتدین کی حدیثیں لکھی ہیں، اسکا نام یہ رکھا ہے باب قتل الردۃ والسعاۃ بالفساد۔ یعنی یہ باب مرتدین اور فساد میں سعی کرنیوالوں کے قتل کے بیان میں ہے۔

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا۔

البتہ اگر باز نہ آئے منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض (بدنیتی) ہے۔ اور جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں (مسلمانوں کے خلاف) پھیلاتے ہیں تو ہم (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) آپ ہی کو انپر اکسا دینگے اور پھر وہ آپ کی ہمسائیگی میں نہیں رہ سکینگے مگر تھوڑا (عرصہ) یہ لوگ ملعون ہونگے اور جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور قتل کئے جائینگے سختی کے ساتھ۔"

اس آیت شریفہ میں قتل جن مجرموں کی سزا ہے وہ منافق ہیں۔ اور جن کے دلوں میں بدنیتی کا مرض ہے اور جھوٹی افواہیں اڑانے والے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے ایک اور بات بیان فرمائی ہے جو رد اور جواب ہے اُن لوگوں کا جو اپنی حماقت سے یہ سمجھتے ہیں کہ قتل مرتدین سے اسلام پر دھبہ آتا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر منوایا گیا حالانکہ یہ صریح بہتان ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا۔

یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کا جاری تھا اُن لوگوں میں جو پہلے گزرے اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ تعالےٰ کے طریقہ (سزا) میں تبدیلی نہیں پائیں گے۔"

تو جب تمام قوموں میں یہی احکام ہیں تو اسلام پر اعتراض کرنیوالا یقیناً احمق یا خودغرض ہوگا۔ جو احمق اسلام کو بدنام کرتا اور اس پر الزام لگاتا ہے۔ چنانچہ یہودیوں کی شریعت میں یہ احکام صفائے سے موجود ہیں انجیل میں بھی حضرت عیسیٰ کا کلام یوں منقول ہے کہ۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے کے لئے آیا ہوں صلح کرانے کے لئے نہیں بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں" (متی ۱۰ باب ۳۴ آیت)

اور ہندوؤں کا یجروید تو صاف طور پر انہیں احکام سے پُر ہے کہ غیر ویدک دہری کو زندہ چھوڑنا کسی صورت سے جائز نہیں

اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے بڑی بات بخیال خود یہ بتائی ہے کہ مرزائیوں پر ارتداد کی تعریف صادق نہیں۔ اس لئے کہ وہ مصدق اسلام ہیں۔ لیکن درحقیقت انہوں نے مسئلہ کو سمجھا ہی نہیں۔ اول تو جمہور علمائے اسلام کے نزدیک مرزائی مرتد کافر ہیں۔ لیکن اگر ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کا خیال، دوستی وحمایت کا مقیاس درجہ سے بڑھ گیا ہے اور وہ اس سے متفق نہیں ہوتے تو نہ سہی ہم انکو ایک اور طریق سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں ؎

جو اس پر بھی وہ نہ سمجھیں تو پھر اُن سے خدا سمجھے

مولانا ذرا بتائیے تو سہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں جن لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا وہ کیا مصدق اسلام نہ تھے؟ ضرور تھے۔ بلکہ انکا انکار بھی دلیل قرآنی پر مبنی تھا۔ اگرچہ انکا استدلال صحیح نہ تھا۔ انکا استدلال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً۔ یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں سے انکے مال کی زکوٰۃ لو۔" وہ کہتے تھے کہ یہاں لفظ خُذْ بصیغہ امر واحد ہے جمع کا صیغہ نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اخذ زکوٰۃ کے لئے مامور تھے۔ چونکہ وہ دنیا سے تشریف لیگئے ہیں اب کسی اور کو کیا حق ہے کہ ہم سے زکوٰۃ کا مطالبہ کرے۔

کہئے مولانا! یہ دلیل وہ بحیثیت مصدق اسلام پیش کر رہے تھے یا بحیثیت منکر اسلام؟ تو کیا آپکے نزدیک ان پر حکم جہاد دینے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جمہور صحابہ نے غلطی کی۔ شاید آپ اس کا بھی اقرار کرلیں۔ کیونکہ آپکے نزدیک قول وفعل صحابی حجت نہیں آپ تو جھٹ کہدیں گے هم رجال ونحن رجال۔ وہ بھی آدمی تھے ہم بھی آدمی ہیں۔

مگر یہ حکم کسی صحابی کا ہی نہیں بلکہ خلیفہ اول کا حکم ہے۔ ان کا حکم درحقیقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ کیونکہ ان کا ارشاد ہے کہ علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین (تم پر میری سنت لازم ہے اور میرے خلفاء راشدین کی۔ اگر آپ کسی صحابی کا قول وفعل آپ نہیں مانتے تو کم ازکم اس حدیث پر عمل کرکے خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کیجئے۔

اگر آپ اسپر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں تو کیا

ہمیں حق حاصل ہے کہ یہ رائے قائم کریں کہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کو مرزائیوں کی حمایت میں شیعہ بن جانا بھی منظور ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو مبارک۔

اگر تصدیق نبوت رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب آپ مرزائیوں کو مصدق اسلام بنانے پر مجبور ہیں تو کیا جن خوارج کی نسبت حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا ہے اور ان کی تعریف میں یہ فرمایا ہے کہ قرآن شریف پڑھیں گے نمازیں تم سے اچھی پڑھیں گے۔ (اسوقت یہ بحث کہ آپ بھی انہیں میں سے ہیں۔ سردست آپ اپنے خیال کو چھوڑ کر غور کیجئے) کیا وہ بحیثیت قرآن خوان اور نمازی ہونے کے مصدق اسلام ہیں یا منکر اسلام؟۔

اور سنئے! کیا مسیلمہ کذاب نبوت رسول اکرم اور قرآن شریف کے کلام اللہ ہونے سے منکر تھا؟ آپ کبھی نہیں ثابت کر سکتے کہ وہ منکر تہا۔ مگر زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ چونکہ مدعی نبوت تھا اس لئے وہ مرتدین میں شمار ہوا۔

بہت اچھا! کیا مرزائے قادیانی نے دعوی نبوت نہیں کیا؟ (مرزائیوں کی حمایت کو چھوڑ کر ایمان سے کہئے) تو اگر دعوی نبوت کیا تو بتایئے کہ اسمیں اور مسیلمہ میں کونسا فرق باقی رہجاتا ہے؟۔

اب حدیث کی طرف آیئے!

ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے باوجودیکہ وہ اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ اُن بے شمار احادیث کو تو چھوڑ دیا جن میں مرتدین و زنادقہ وخوارج کے قتل کا حکم ہے۔ اور اپنے مطلب حمایت مرزائیہ کو کامیاب بنانے کیلئے صحیحین کی ایک حدیث نقل کی ہے۔ جس کا ترجمہ انہوں نے خود یہ لکھا ہے کہ:-

"یعنی کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں۔ مگر تین میں سے ایک وجہ سے (۱) شادی شدہ زانی ہو۔ جسے سنگسار کیا جائے (۲) کسی بے گناہ انسان کا قاتل (۳) دین اسلام اور جماعت اسلامیہ کو چھوڑنے والا۔"

اس ترجمہ کے بیان کرنے کے بعد یوں لکھتے ہیں کہ:-

"یہ اخیر کا حصہ آجکل زیر بحث اور ساما دار کا ہے [?] اس میں حضور علیہ السلام نے دو لفظ فرمائے ہیں دین اسلام چھوڑنیوالا اور جماعت سے مراد اسلامی قوم ہے۔ یعنی مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کی حمایت کرنیوالا"

ترجمہ صحیح کرنے کے بعد بمصداق "چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد" شرح میں اپنا تصرف کر کے حق حمایت (کفار) مرزائیہ ادا کر کے خود اپنی ہی کی ہوئی شرح کے مصداق بن رہے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ تو صرف یہ ہیں کہ جماعت اسلامیہ کو چھوڑنے والا۔ یہ نتیجہ ہے اسلام کو چھوڑنے کا کیونکہ جب کوئی شخص اسلام کو چھوڑیگا تو اسے جماعت اسلامیہ سے کیا کام، جماعت بھی چھوٹ گئی۔ ایڈیٹر صاحب کا یہ کہنا کہ یہ دو امر الگ الگ ہیں اور ان کا مجموعہ مستوجب سزا ہے۔ صرف فہم قصور کا نتیجہ ہے۔

مولانا! یہ تو بتلایئے کہ غازی محمود دہرمپال جب آریہ ہو گئے تھے۔ تو وہ جماعت اسلامیہ سے اپنا تعلق رکھتے تھے؟ اور جب وہ دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ اور اتبک مسلمان ہیں تو کیا انہوں نے آریہ جماعت سے علیحدگی اختیار نہیں کی؟۔ یہ مثال تو آپکے سامنے ہے۔

آپکا یہ کہنا کہ کفار کی حمایت کرنے والا مراد ہے۔ اول تو حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ نہیں فرمائے۔ لیکن جب ایک شخص اسلام چھوڑتا ہے۔ تو یقیناً اس نے جماعت اسلامیہ کو چھوڑا۔ اور جب اس نے جماعت اسلامیہ کو چھوڑا تو پھر وہ کفار کی حمایت کریگا تو کونسا امر اسے مانع ہے؟ وہ مسلمانوں کی حمایت ہی کسطرح کر سکتا ہے جبکہ ان کو چھوڑ کر ان سے علیحدہ ہو چکا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی حمایتی عمارت نہ صرف منہدم ہو گئی بلکہ بیخ و بنیاد بھی اسکی باقی نہیں رہی۔

رہا یہ امر جو ایڈیٹر صاحب بتلاتے ہیں کہ جن مرتدین کے قتل کا حکم ہوتا تھا۔ ان کے قتل کا سبب صرف یہ تہا کہ وہ حربی بن جاتے تھے یہ انکا اپنا قیاس ہے۔ اور ان کے قیاس کی قیمت ذکوڑی بھی نہیں۔ وہ اپنا قیاس اپنے پاس رکھیں۔

اگر آپ کے نزدیک مرزائی کافر نہیں ہیں بلکہ آپ ان کے کفر کو تسلیم کر چکے ہوئے ہیں تو یہ الگ بات ہے۔ لیکن اگر واقعی آپ کے نزدیک وہ کافر ہیں اور آپ اپنے خیال پہ قائم ہیں تو نعمت اللہ ابتداً میں مسلمان تھا۔ پھر کفار (مرزائیہ) سے مل گیا اور اسلامی جماعت کو چھوڑ دیا۔ تو آپ ہی کی تشریح کے مطابق اسکا قتل جائز ہوا۔ پھر آپ حمایت کیوں کرتے ہیں۔

علاوہ ان احادیث کے جن میں قتل مرتدین کا بیان ہے۔ ایک حدیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بالکل صاف ہے اور ایڈیٹر صاحب کی ساری تشریحات کو ہبا منثا کرنے کے لئے کافی ہے وہ یہ ہے۔ [?]

مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ (یعنی جو شخص اپنے دین کو بدل ڈالے اسے قتل کر دو)۔ اس میں کوئی شرط نہیں صرف تبدیل دین مستوجب سزائے قتل ہے۔ اسلئے اس بحث میں زیادہ تحقیق کی ضرورت ہی نہیں بشرطیکہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول ہو۔ اور اگر نہیں تو ان سے خطاب ہی فضول ہے۔

ایک مرزائی اخبار نے اس حدیث کے متعلق کچھ لکھا ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان کے وسوسہ کا بھی علاج کر دیا جائے۔ انکی تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث کے رو سے تو ہر ایک شخص جو ہندو ہو یا عیسائی کوئی اگر اپنا دین بدل دے یعنے مسلمان ہو جاوے تو اسے قتل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث میں دین کی کوئی تشریح نہیں۔ کہ کونسا دین؟

ایسی سمجھ کے قربان۔ افسوس کہ مرزائی لوگ نعمت اللہ کی محبت میں قرآن شریف کو بھی بھول گئے اور قواعد علمیہ بھی ان کو یاد نہیں رہے۔

علمی قاعدہ ہمیں بتاتا ہے کہ المطلق یطلق علی الطلاقہ اور اس کو دوسرے لفظوں یوں بتایا گیا ہے کہ جہاں کوئی لفظ مطلق ہو تو اس سے فرد کامل مراد ہوتا ہے۔ حدیث میں لفظ دین علی الاطلاق ہے تو فرد کامل یعنی دین اسلام ہی مراد ہوگا نہ کوئی دوسرا دین۔ اور قرآن شریف نے فرما دیا۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنے خدا کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی دوسرا طریقہ یا دین دین کہلا ہی نہیں سکتا۔ بلکہ لفظ دین صرف اسلام کے لئے ہے۔ تو حدیث میں لفظ دین سے مراد صرف دین اسلام ہی ہو سکتا ہے اور یہی قرآنی اصطلاح ہے۔

جہانتک ہمارا خیال ہے ہم نے اس بحث میں اختصار سے کام لیا ہے اگر ضرورت پڑی تو انشاءاللہ اس پر مفصل بحث کریں گے۔ فقط

(راقم خاکسار غلام احمد اختر امرتسری)

ایک غیر مقلّد کا پُر فریب وعظ

اور اُس کا مختصر جواب

(نمبر)

ایک سچی بات

اسی طرح سے فرعون کے مُنہ سے بھی ایک بات انا ربکم الاعلیٰ نکل گئی تھی یعنی میں تمہارا بڑا خدا ہُوں۔ اس کا نتیجہ واقعہ یُوں ہے کہ جب مردود فرعون نے خدائی کا دعوےٰ کیا تھا تو فوراً ہی امساکِ باراں ہوگیا یعنی پانی برسنا بند ہوگیا۔ خلقتِ خدا بحالتِ تباہ دربارِ فرعون میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگی کہ اخدامیاں، پانی برسائیے۔ اب تو خدائی کا ڈنڈا۔ اُلٹا بجا کرنے کیا غیر لوگوں کو جدا اپنے وزیر الگ کرکے غور کرنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اسی حیص بیص میں تھا کہ شیطان لعین ایک نوجوان کی صورت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ حضور جلّ جلالہ کس غور فکر میں ہیں؟ فرعون بے سامان نے سارا قصہ دوہرایا۔ شیطان ملعون نے کہا کہ حضور اگر مجھے اپنا وزیر بنالیں ابھی بارش کا سامان ہُوا جاتا ہے۔ بقول مشہور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہے۔ فرعون ملعون نے کہا کہ اچھا تم وزیر ہی۔ یہ کہنا ہی تھا کہ شیطان مردود مصنوعی وزیر نے ایک ایسا زبردست منتر پڑھکر فلائے آسمان میں پھونکا کہ طرفۃ العین میں لاکھوں کروڑوں، اربوں کی تعداد میں ذریات شیطان ملعون وزیر مصنوعی حاضر ہوکر کہنے لگے کہ حضور کیا ارشاد ہے۔ شیطان ملعون نے کہا کہ ابھی پوچھتے ہو۔ ارے جلدی تمام جمی ہوئی زراعتوں اور لوگوں کے گھروں پر پیشاب کرو۔ اب کیا ہے حکم پاتے ہی ذریات شیطان ملعون نے موت ادا۔ قصّہ کوتاہ ری سہی زراعت پیشاب کے پڑتے ہی مرجھا گئی۔ اور بدبُو کے مارے باشندگان شہر کا دم ناک میں آگیا۔ فرعون مردود نے شیطان ملعون وزیر مصنوعی سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ ارے یہ کیا ہُوا؟ ابلیس مردود مصنوعی وزیر کہنے لگا کہ ہُوا کیا۔ جیسے تم مردود بادشاہ ویسے میں حرامخور وزیر۔

اب چاہیے کیا ؎ وزیرے چنیں شہریارے چناں
جہاں چوں نگیرد قرارے چناں

شیطان ملعون مصنوعی یہ کہتا ہُوا نظروں سے غائب ہوگیا۔ فرعون بے سامان اپنے کئے پر بہت نادم ہُوا۔ اور تو کوئی دوسری تدبیر سوجھی نہیں اور اس کے علاوہ سوجھتی ہی کیا۔ فوراً لباس شاہی بدن پر ڈال اور تاج شاہی سر پر رکھ گھوڑے پر سوار ہوکر ایک پہاڑ کے درّے میں جانکلا۔ گھوڑے سے اتر کر تاج شاہی زمین پر دے مارا۔ سربسجود ہوکر بارگاہ صمدیت میں نہایت ہی درد اور دُکھ بھری آواز سے رونے اور گڑگڑانے اور بلبلانے لگا۔ کہ خداوندا۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک شبہ نہیں اور میرا ایمان ہے کہ زمین و آسمان اور چاند و سورج اور تمام مخلوق و نیز مجھ ذلیل بندے کا خالق و مالک و رازق تُو ہی ہے۔ اور بجز تیری پاک ذات کے ہم غریبوں کا کوئی دوسرا ملجا و ماوا نہیں ہے۔ لہذا یا اللہ۔ مگر چونکہ کلمہ انا ربکم الاعلیٰ یعنی میں بڑا خدا ہوں میری ناپاک زبان سے نکل گیا ہے رب العزت! تعز من تشاء و تذل من تشاء تیری پاک شان ہے میری آبرو اور لاج دنیا میں رکھ لے۔ آگے تو مختار کل ہے۔ اور یہ تیرا ذلیل بندہ۔ واہ رے خدا تیری کبریائی اور بندہ نوازی کے اوپر لاکھوں جانیں قربان۔ ایک گوشہ درہ سے آواز آئی کہ اے فرعون جا پانی برسیگا غرض ایسا ہی ہُوا۔

تو میرے عزیز دوستو اور بزرگو! یہی حال بعینہ ان غیر مقلدین وہابی نجدی کے مصنوعی وزیروں کا ہے کہ اپنے معبودانِ باطل کی لاج اور شرم رکھنے کے لئے برابر یہی کہے جاتے ہیں کہ ہم محمدی اہل حدیث ہیں۔ سوا خدا اور رسول کے دوسرے کو نہیں مانتے۔ ورنہ درحقیقت غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا ایمان یہی ہے کہ بغیر حضرات مقلدین کے میل جول اور خلا ملا۔ اور ربط ضبط کے ان کی نجات غیر ممکن اور محال ہے۔ ورنہ آخر کیا بات ہے۔ کہ غیر مقلدین وہابی نجدی مارے بھی جاتے ہیں اور پیٹے بھی جاتے ہیں اور نکالے بھی جاتے ہیں اور دھکیلے بھی جاتے ہیں۔ اگر ملنے ملانے پر قابو نہیں پاتے تو بار بار عدالت فوجداری اور دیوانی میں حضرات مقلدین کے ساتھ ملنے جلنے کے لئے دعوےٰ تک دائر کرتے ہیں۔ جیسا کہ صدہا مقدمات غیر مقلدین کے ہندوستان کی عدالتوں میں ابتک دائر ہوچکے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

پس بوجوہات متذکرہ بالا میرا دعویٰ ہے کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط اور جھوٹ ہے کہ ہم محمدی اور اہل حدیث ہیں۔ دوستو! یہ غیر مقلدین تو اہل حدیث کسی طرح ہو بھی نہیں سکتے! اس لئے کہ قرآن اور حدیث کے یہ بالکل مخالف ہیں۔ اور ضرور بالضرور ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی کتابوں اخباروں رسالوں کو نا کم علم اور ان پڑھ لوگوں کو دیکھنا اور سننا بقول جناب مولانا مولوی محمود الحسن صاحب مرحوم حرام ہے۔ بحق تعالیٰ جل جلالہ تمام مسلمانوں کو عموماً اور ہمارے حنفی بھائیوں کو خصوصاً ان غیر مقلدین ملحدین کے شر سے بچاوے۔

آمین اے رب ثم آمین۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ و ترک التعصب والکفر والہویٰ۔

بانیٔ آریہ سماج کے اقوال میں تناقض

(از جناب مبارک فضل حسین صاحب)

دیانندجی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر زبان طعن دراز کرتے ہوئے یہ الفاظ گل افشانی فرماتے ہیں:-

"کہیں تو قرآن میں لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پرودگار کو پکارو۔ اور کہیں لکھا کہ دھیمی آواز سے خدا کو یاد کرو۔ اب کہئے کونسی بات سچی اور کونسی جھوٹی ہے۔ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔"

قرآن شریف میں تو قطعاً اختلاف نہیں اور نہ قرآن شریف میں کسی مقام پر ہدایت ہے کہ دھیمی آواز سے کبھی نہ پکارو جو بلند آواز سے پکارنے کا حکم اس کے برخلاف پڑے۔ البتہ ستیارتھ پرکاش اور دیانندجی کی دوسری تصانیف میں ایسے متضاد اقوال ہیں جن کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔ ہم آریہ سماج کے مخلص ممبروں اور دیانندجی کے فدائیوں سے درخواست کریں گے کہ وہ ٹھنڈے دل کے ساتھ ان متقابل حوالوں کو ملاحظہ فرمادیں گے اور ایک دفعہ اخیر میں میری خاطر نہیں صداقت کی خاطر دیانندجی کا یہ فقرہ دہرادیں گے:-

"ایک دوسرے کی متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔"

(۱)

پرمیشور تری کال درشی نہیں

پرمیشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے
(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۳)

پرمیشور تری کال درشی ہے

(۱) ایشور تری کال درشی یعنی تینوں زمانوں کا حال جاننے والا ہے۔ (اردو رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۵)

(۲) ایشور کو ہمارے اگامی (آئندہ) کرموں کے ہونیکا گیان ہے۔ (جیون چرتر سوامی جی مصنفہ پنڈت لیکھرام صفحہ ۸۸۵)

(۲)

خدا جگہ کا محتاج نہیں

(خدا کو) کسی چیز کی ضرورت (احتیاج) نہیں۔ جب اسکی کرسی ہے تو وہ محدود المکان ہوا! اور جو محدود المکان ہے وہ خدا نہیں کہلا سکتا کیونکہ خدا تو دیاپک یعنی محیط کل ہے۔ (ستیارتھ صفحہ ۵۰۹)

خدا جگہ کا محتاج ہے

خدا جہان کی علت مادی (پرکرتی)، جیو (ارواح) کہاں رہتے تھے؟ بغیر مقام کے کوئی شے ٹھیر نہیں سکتی اس لئے تمہاری بائبل کا قول معقول نہیں۔
(ستیارتھ صفحہ ۵۱۵)

(۳)

تین چیزیں ازلی ہیں

(سوال) ازلی کس کو کہتے ہیں؟ اور کتنی اشیاء ازلی ہیں؟

(جواب) ایشور۔ جیو اور کائنات کی علت مادی (پرکرتی) یہ تین چیزیں ازلی ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۰)

پانچ چیزیں ازلی ہیں

پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی۔ کال (زمانہ) اور اکاش اور نیز جیو جو ازلی ہیں۔ موجود ہوتے ہیں۔
(ستیارتھ صفحہ ۲۴۸)

ایک جگہ ایشور کو تری کال درشی بتلایا اور دوسری جگہ اس کو تری کال درشی کہنا جہالت کا کام بتلایا۔ کہیں خدا کو جگہ کی احتیاج سے منزہ لکھا ہے اور کہیں جگہ کا محتاج۔ ایک جگہ تین چیزوں کو ازلی لکھا۔ تو دوسری جگہ پانچ کو ازلی ٹھیرا دیا۔ اب آریہ سماجی دوست بتلائیں کہ ان متضاد اقوال کو دیکھتے ہوئے سوامی صاحب کے متضاد بیانات پر سوامی صاحب ہی کا فرمودہ چسپاں کرنا مناسب نہ ہوگا؟ کہ "ایک دوسرے سے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں" ؟ یہی نہیں اور بھی دیکھئے!

(۴)

ایشور میں خواہش نہیں

(سوال) ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

(جواب) ویسی خواہش نہیں۔ کیونکہ خواہش بھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جس کے ملنے سے کسی قسم کا سکھ ہو اس کی ہوتی ہے۔ (ستیارتھ صفحہ ۲۴۳)

ایشور میں خواہش

(۱) جس طرح باپ اپنی اولاد پر مہربان ہو کر ہمیشہ انکی بہتری چاہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی سب جیووں کی بہتری چاہتا ہے۔

(۲) پرمیشور بھی تمام جیووں کی بہتری چاہتا ہے
(ستیارتھ صفحہ ۲۴۳)

(۵)

ایشور غیر متحرک ہے

اکاش نہ باہر آتا ہے نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا اور موجود کل ہونے کی وجہ سے اس کا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا! الخ ستیارتھ صفحہ ۲۱۱

ایشور متحرک ہے

اے پرمیشور! جس جس مقام سے آپ دنیا کے بنانے اور پالنے کے لئے حرکت کریں۔ اس اس مقام سے ہمارا خوف دور ہو الخ
(رگوید آدی بھاش بھومکا اردو صفحہ ۲۲۳)

آریو! بتلاؤ ایشور خواہش والا ہے یا بے خواہش؟ ہاں متحرک ہے یا غیر متحرک؟ یا یہ درست ہے کہ "ایک دوسرے سے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہے"؟

(۶)

مکتی محدود ہے

یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان و ذرائع محدود ہیں۔ پھر اس کا نتیجہ لا انتہا کیسے ہو سکتا ہے؟ نیز لا انتہا انند بھوگنے کی بے حد طاقت عمل اور ذریعہ جیووں میں نہیں اسلئے وہ لا انتہا سکھ نہیں بھوگ سکتے۔ جن کے وسیلے عارضی ہیں انکا نتیجہ کبھی دائمی نہیں ہو سکتا الخ ستیارتھ صفحہ ۲۷۰

مکتی غیر محدود ہے

(۱) جہاں عالم لوگ بہت کوشش کر کے جس مقام کو حاصل کر کے ہمیشہ راحت میں رہتے ہیں۔ اسی کو نجات کہتے ہیں۔ کیونکہ (مقام نجات) سے علیحدہ ہو کر دنیا کے دکھوں میں کبھی نہیں گرتے"۔ (بھاشیہ بھومکا ہندی صفحہ ۱۳۲)

(۲) نرگت کار کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو پرمیشور کی لا انتہا روشنی میں نجات کو حاصل ہوئے ہیں۔ وے پرمیشور ہی کی روشنی میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ انکو اندھیرا (جہالت) نہیں ہوتا"۔ (ستیارتھ صفحہ ۱۳۲)

(۷)

پرمیشور بھی قدرتی اصول نہیں بدل سکتا

جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم۔ پانی ٹھنڈا۔ اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں۔ ان کی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں پلٹ سکتا الخ (ستیارتھ صفحہ ۲۴۶)

پرمیشور کے آگے قدرتی اصول بدل گئے

کسی نے آگ کے آگے تنکا ڈالا۔ اور آگ سے کہا کہ اس تنکے کو جلا دے۔ آگ سے وہ تنکا نہ جل سکا۔ پھر ہوا سے کہا کہ تو اس تنکے کو اڑا لیجا، تو وہ بھی تنکے کو نہ اڑا سکی الخ اپدیش منجری اردو صفحہ ۶۹)

کہیں مکتی کو محدود بتلاتے تو کہیں غیر محدود اگر ایک جگہ قدرتی اصولوں کا تبدل تسلیم کر لیا۔ تو دوسری جگہ یہاں تک لکھ دیا کہ نعوذ باللہ خدا بھی قدرتی اصول نہیں بدل سکتا۔ سچ ہے "ایک دوسرے سے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں"

(۸)

پہلے خدا واحد تھا

اس (کائنات) سے پہلے صرف ایک آتما ہی تھا۔ اور کوئی دوسری چیز نہ تھی۔ (بحوالہ ایتری اپنشد رگوید آدی بھاش بھومکا اردو (صفحہ ۵)

خدا واحد نہ تھا

ایشور پرکرتی۔ جیو۔ تینوں غیر پیدا شدہ ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوئی۔ اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں۔ گویا یہ تینوں اس عالم کے سبب یا علت ہیں انکی کوئی علت نہیں۔ ازلی جیو پرکرتی کا بھوگ کرتا ہوا اس میں پھنستا ہے الخ (ستیارتھ صفحہ ۲۳۰)

(۹)

اکاش غیر مخلوق

درحقیقت اکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرمانو کہاں ٹھہر سکیں۔ (ستیارتھ صفحہ ۲۵۳)

آکاش مخلوق ہے

اس طرح اگنی کے اس سے پانی کو پیدا کیا۔ اور آگ کو ہوا سے اور ہوا کو اکاش سے اور اکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔
(رگوید آدی بھاش بھومکا اردو صفحہ ۲۰)

(۱۰)

خدا پرتکش نہیں کیا جا سکتا۔

(سوال) ایسے پرمیشور کا ثبوت جبکہ پرتکش (ثبوت بذریعہ احساس) عاید کیا جا سکے۔ حاصل نہیں الخ
(جواب) اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتکش پرمان نہیں عاید ہوتا۔ (ستیارتھ صفحہ ۲۱۲)

پرمیشور پرتکش ہو سکتا ہے

(سوال) آپ ایشور ایشور کہتے ہیں لیکن اس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں۔
(جواب) سب پرتکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے الخ (ستیارتھ صفحہ ۲۱۰)

ناظرین ملاحظہ فرمایئے۔ سوامی صاحب کی کس تحریر کو درست مانیں اور کس کو رد کریں۔ یعنی ایک جگہ تو اسلامی عقیدہ کی تائید کی۔ اور خدا کو واحد لکھا۔ مگر دوسری جگہ اس کے ساتھ دو ازلی شریک بنا دیئے۔ ستیارتھ میں تو اکاش کو غیر مخلوق بتلایا لیکن بھومکا میں مخلوق اور حادث تسلیم کیا۔ ستیارتھ صفحہ ۲۱۲ پر تو پرمیشور کا احساس سے محسوس ہونا ناممکن بتلایا مگر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۰ میں ایشور کو احساس سے محسوس ہونا لکھ مارا۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ آریہ سماج کے مہرشی کا فرمودہ اصول ان کے متضاد اقوال پر چسپاں ہو سکتا ہے یا نہیں؟ کہ "ایک دوسرے سے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں"

(۱۱)

گانا بجانا ناچنا شہوانی عیب ہیں

نفسانی لذتوں سے پیدا شدہ عیبوں کا شمار سنئے! شکار کھیلنا۔ چوپڑ کھیلنا۔ جوا بازی۔ بھنگ۔ افیون۔ شراب۔ چرس۔ وغیرہ کا استعمال۔ گانا۔ بجانا۔ ناچنا۔ ناچ کرانا۔ سننا اور دیکھنا بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا۔ یہ دس کام (شہوت) سے پیدا شدہ عیب ہیں"
(ستیارتھ صفحہ ۱۶۵)

گانا بجانا ناچنا قرار واقعی سیکھنا چاہیئے

(۱) لوگوں کو چاہیئے کہ ہنسی اور زنا وغیرہ گناہوں کو چھوڑ کر اور گانے بجانے ناچنے وغیرہ کی تعلیم کو حاصل کر کے مسرور رہوں" (تفسیر یجروید جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۱)
(۲) گاندھرو وید جسکو علم موسیقی کہتے ہیں اسمیں سُر۔ راگ۔ راگنی۔ سم تال گرام تان۔ ساز بجانا ناچنا اور گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہیئے" (ستیارتھ صفحہ ۸۳)
(باقی آئندہ)

انجمن نعمانیہ ہند لاہور

کا

سینتیسواں سالانہ جلسہ

جو بتاریخ ۹۔۱۰۔۱۱۔ ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۷ تا ۹ نومبر ۱۹۲۴ء بمقام لاہور انجمن کے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ مقابل پولیس چوکی میں بایام جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہوگا۔

بعون نصرتِ الٰہی و امداد بارگاہ مصطفائی دارالعلوم نعمانیہ ہند بسرپرستی انجمن نعمانیہ ہند لاہور میں ۲ مارچ ۱۸۸۸ء مطابق رجب المرجب ۱۳۰۵ھ سے جاری ہے جس میں محض تعلیم دینیات بزبانِ عربی معہ علوم توابع بقید عقائد حنفیہ خالصًا لوجہ اللہ تعالٰے دیجاتی ہے۔ لیکن پولیٹیکل معاملات (سیاسی امور) سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ البتہ مسلمانان ہند کے سوشیل (معاشرت) سود و بہبود کے متعلق گذارشات گورنمنٹ کی خدمت میں کی جاتی ہیں۔ طلباء دارالعلوم کے کل اخراجات۔ خوراک۔ پوشاک۔ مکان رہائش وغیرہ انجمن کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ اور کھانا بھی پکا پکایا کھلایا جاتا ہے۔ بفضلہ تعالٰی صدہا طلباء علمائے مکمل ہوکر نکل چکے ہیں جن سے ملک میں فیض تعلیم جاری ہے۔ اللہ تعالٰے نے اس نیک خیال ایسی برکت دی۔ کہ ابتک چند دیگر مقامات پر بھی مدارس تعلیم جاری ہو گئے۔ اور بڑی بڑی مجلسیں اس عمدہ غرض کی تکمیل کے لئے منعقد ہو گئیں۔ اللہ تعالٰی یومًا فیومًا برکت دے۔

اس دارالعلوم کے متعلق ایک یتیم خانہ بھی ہے جس سے طلباء یتامٰے ابتداء سے ہی تعلیم دین میں مصروف کئے جاتے ہیں درس قرآن مجید علیحدہ جاری ہے جسمیں جماعت حفاظ پر خیال کیا جاتا ہے۔ سالانہ ایک درسے زیادہ حفاظ محراب بھی سنا دیتے رہتے۔ دارالافتاء سے ہمیشہ فتوے جاری ہوتے رہتے ہیں۔ ایک اعلٰے کتب خانہ بغرض مطالعہ اور وسعت نظر طلباء وعلماء کے بھی جمع کیا گیا ہے۔ جس سے عمومًا استفادہ ہوتا رہتا ہے۔ ماہواری رسالہ بھی جاری ہے جو عمومًا بلا قیمت معاونین اور بہی خواہان کی خدمت میں بھیجکر مفصل آمد و خرچ دارالعلوم سے مطلع کیا جاتا ہے۔

باوجود کسی مستقل آمدنی (جسکو خیالات زمانہ کے مطابق مستقل کہا جائے) نہ ہونے کے اور محض توکل پر اڑتیسواں سال اس کی عمر کا گذر رہا ہے۔ جو ماہ رجب المرجب آئندہ میں پورا ہوگا۔ بتوفیق الٰہی یومًا فیومًا ترقی پر ہے۔

اس دفعہ سالانہ جلسہ بتاریخ ۹۔۱۰۔۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۷ تا ۹۔ نومبر ۱۹۲۴ء بایام جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں بہت سے مشاہیر علماء وفضلاء وصلحاء وعمائد کے شریک ہونے کی امید بارگاہ الٰہی سے کی جاتی ہے۔ چنانچہ کثیر وعدے موصول ہو گئے ہیں۔ حقیقی بہی خواہان اسلام سے توقع کی جاتی ہے کہ اس محض ضروری دینی جلسہ میں شریک ہو کر قلمے۔ درمے۔ قدمے۔ امداد فرما کر (جس میں بظاہر کسی دنیوی اعزاز کا حاصل ہونے کی امید نہیں) ثواب دارین کے ذخائر حاصل فرماویں۔

ضروریات وحاجات دارالعلوم و انجمن بموقعہ جلسہ خود ملاحظہ فرما دیں گے۔ اگر اپنا تحریری مضمون بھیجنا چاہیں تو قبل از ۲۵۔ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ارسال فرمائیں۔ اور اپنی تاریخ تشریف آوری سے معہ تعداد ہمراہین قبل از تاریخ صدر مطلع فرما دیں۔

خاکسار۔ تاج الدین احمد حنفی چشتی سلیمانی۔
دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

احناف کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اخبار الفقیہ کی ترقی اشاعت میں مدد دیکر ثواب دارین حاصل کریں۔
(منیجر)

فتاویٰ!

سوال نمبر ۱ - علمائے اہل دین متین رسول مقبول خصوصاً علمائے مذہب حضرت نعمان کا اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ اگر ایک عالم کو نماز جمعہ کے بارہ میں متعدد کتابیں دکھائی جاویں کہ قصبہ میں نماز جمعہ وعیدین جائز نہیں۔ مگر پھر وہ ملا صاحبان کسی غرض دنیاوی کے واسطے نماز عید تو پڑھ لے مگر نماز جمعہ کا نام تک نہ لے۔ اس صورت میں ان کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا اللہ تعالےٰ۔

جواب نمبر ۱ - اگر وہ شخص خالص سُنی حنفی اور اعلا القوم ہے تو اس کی اقتدا جائز ہے۔ اس کیلئے بہتر ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ گاؤں چھوٹا ہے تو عید کو ترک کرے کیونکہ جو شرائط جمعہ کے ہیں وہی عید کے ہیں۔ اگر اس کو شہر سمجھکر پڑھتا ہے تو جمعہ بھی پڑھا کرے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سوال نمبر ۲ - ہر ایک نماز کے خاتمہ پر بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ انگلی پر پھونک مارکر اور تھوک لگا کر پیشانی اور ناک پر انگلی کھینچتے ہیں۔ اور اس کو ثواب کہتے ہیں۔ بلکہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اس سے روشنی رہیگی۔ لہذا عرض ہے کہ بیان فرمائیے کہ اس مسئلہ میں کہاں تک صداقت ہے۔ یا کہاں تک بے بنیاد ہے۔ بینوا وتوجروا اللہ تعالیٰ باحسن الاجر۔

جواب نمبر ۲ - اصل ہر چیز میں اباحت ہے۔ جبتک کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ وہ چیز اصل پر رہیگی خدا تعالیٰ کا نام پڑھکر انگلی پر پھونک کر پیشانی پر ملنے سے بظاہر کوئی شرعی قباحت معلوم نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(ابو رشید محمد عبدالعزیز عفی عنہ امام جامع مسجد مزنگ لاہور)

سوال نمبر ۳ - زید کی بڑی لڑکی کی منگنی عمرو کے لڑکے کیساتھ ہوئی تھی۔ اب زید لڑکی کا ناطہ بکر کے ساتھ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے عوض اپنے لئے ناطہ طلب کرتا ہے۔ عمرو نے جو برسر اجلاس خاص عام اپنے لڑکے کے لئے شادی کیواسطے پوچھا تو زید نے بدیں الفاظ کہ میں ایمان ہار گیا۔ بے ایمان ہوا۔ تھوڑا (؟) صاف جواب دیدیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں نے عمرو سے عرصہ تین ماہ کا گذرا کہا تھا کہ اپنا لڑکا لے آؤ اور نکاح کرلو۔ لیکن اب میں رشتہ نہیں دیتا۔ حالانکہ عمرو کا قصور بھی نہیں۔ زید جو اسطرح منکر ہوگیا۔ اسکا ذبیحہ۔ اس کے پیچھے نماز پنجگانہ۔ جنازہ۔ نکاح پڑھنا کیسا ہے؟ اور اس کے لئے کیا تعزیر مقرر ہے۔ مزید براں شادی بھی اپنی لڑکی کے عوض اپنے واسطے طلب کرتا ہے۔ (غلام حیدر نمبردار ضلع سیالکوٹ)

جواب نمبر ۳ - بصورت صدق زید مرتکب گناہ کبیرہ ہوکر فاسق ہوگیا۔ اس کے پیچھے نماز پنجگانہ وجنازہ مکروہ ہے۔ اس کا ذبیحہ نکاح کرنا درست ہے جبکہ وہ کلمہ اسلام نماز وغیرہ ادا کرتا ہے۔ ہدایہ صفحہ ۴۱۲ میں ہے:-

وذبیحۃ المسلم والکتابی حلالؒ۔ ہاں اس کے لئے توبہ واستغفار لازم ہے۔ اگر زید اپنے قول کہ "اپنا لڑکا لے آؤ اور نکاح کرلو" میں صادق ہے تو عمرو مجرم ہے جو خواہ مخواہ اپنے ایک بھائی مسلمان بلکہ پیشوا واجب التعظیم کو رسوا کرتا ہے۔ اسے تائب ہونا چاہیئے۔ زید جو اپنے لئے لڑکی کے عوض شادی طلب کرتا ہے۔ عرف عام سے اس میں شرعاً کچھ قباحت نہیں۔ کیونکہ فریقین میں ہر ایک لڑکی کا مہر الگ الگ مقرر ہے۔ ہاں اگر زید یا کوئی مسلمان دوسرے شخص کی لڑکی کے مہر میں اپنی لڑکی دیوے اور دوسرا شخص پہلے کی لڑکی کے مہر میں اپنی لڑکی دیوے تو یہ نکاح درست نہیں۔ کذا فی کتب الفقہ و ھذا عندنا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

نمقہ ابو رشید عفی عنہ امام وخطیب جامع مسجد مزنگ لاہور۔

(جواب المجیب صحیح والحق صریح) محمد یار عفی عنہ امام وخطیب ومفتی مسجد طلائی لاہور۔

بے ایمان سے قائل کی مراد خلاف عہد ہے نہ کفر اس لئے وہ فاسق ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب وہی ہے۔ جو مجیب لبیب نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(احمد علی عفی عنہ خطیب مسجد شاہی لاہور)

یہ جواب صحیح ہے۔

(گل محمد امام وخطیب جامع مسجد (؟) شریف مزنگ لاہور)

سوال نمبر ۴ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ (۱) ازروئے وصیت مندرجہ ذیل اراضی متعلقہ س ن پر س ن کا کیا حق ہے۔ کیا وہ صورت وقف ہے یعنی واسطے اہتمام مسجد وروضہ ماتحت سجادہ نشینان یکے بعد دیگرے منتقل ہوتی جانی چاہیئے۔ (۲) یا بصورت دیگر عام ملکیت کی سی ملکیت ہے۔ (جو بعد وفات س ن اسکی تمام اولاد میں قابل تقسیم ہو) (۳) یا اور کوئی تیسری صورت ہے (۴) اگر شخص س ن اس اراضی کو عام ملکیت کی سی ملکیت یعنی قابل تقسیم ما بین اولاد انتقال اور اندراج کاغذات کرالے۔ تو عند الشرع یہ فعل کسی کی مسجد وروضہ یا ورثاء کی حق تلفی ہے یا نہیں؟ اور اس شخص کو کیا لازم ہے؟ (۵) وصیت جس میں واقعات خلاف واقعات یعنی کسی حکمت عملی کی بناء پر غلط بیان کئے گئے ہوں کیا وہ قابل عمل ہے۔ اور کیا ایسی وصیت کو شریعت پر کوئی فوقیت ہے۔ (۶) اگر کسی شخص کی اولاد اس کی زندگی میں مرجائے تو کیا متوفی بیٹے کی اولاد محروم الارث ہوگی؟ جیسا کہ س ن۔ د ح د ر ح ص۔ بینوا وتوجروا۔

حصہ عبارت وصیت متعلقہ بالا:-

"کل اراضی سے ایک چوتھائی برائے خرچ مسجد وروضہ ودیگر ضروریات واقعہ قصبہ فلاں کے واسطے ماتحت س ن سجادہ نشین کے رہیگی۔ یعنی س ن کی ملکیت تصور ہووے۔ اور باقی تین چوتھائی ہر سہ پسران کی ملکیت یعنی ایک چوتھائی مسمیان د ح و ر ح ص پسران زید مرحوم بحصہ برابر اور ایک چوتھائی عمر اور ایک چوتھائی بکر کے نام درج ہووے۔ اور اسی طرح میرے بعد اپنے اپنے حصہ مندرجہ بالا پر دخیل وقابض ہوویں اور اگر بکر کے اولاد نرینہ ہووے تو اس کے حصہ پر قابض ہووے۔ بصورت نہ ہونے اولاد نرینہ کے بکر کو کسی قسم کے انتقال مثلاً بیع و رہن وغیرہ کی اجازت نہیں ہے۔ بکر اور اسکی زوجہ منکوحہ کے انتقال کے بعد نصف حصہ عمر یا اس کی اولاد کو ملے۔ اور نصف حصہ مسمیان د ح و ر ح ص پسران زید مرحوم کو بحصہ برابر ملے۔ مکانات مسکونہ بکر واقعہ قصبہ فلاں صرف مسمیان د ح و ر ح ص پسران زید مرحوم کو بحصہ برابر ملے۔"

نسب نامہ:-

س ع ی (موصی مرحوم)

زید مرحوم | عمر | بکر
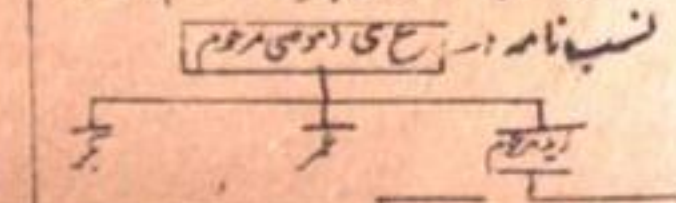
تشریحات تصریحات:(۱) س ن موصی کا پہلا سجادہ نشین اور پوتا ہے۔ (۲) س ن کا والد مسمی ... مرحوم پسر والدی حاجی موصی کی عین حیات میں فوت ہوا۔ (۳) موصی کے دیگر دونوں بیٹے عمرو بکر بفضل تعالیٰ تاحال سلامت ہیں۔ (۴) وصیت میں دوسرے حصص جائداد کے مرقومہ پر س ن کے نام کے ساتھ لفظ سجادہ نشین نہیں (لکھا) گیا جو یہاں بتخصیص آنے کی وجہ سے حق سجادگی ظاہر کرتا ہے۔ (۵) لفظ تحت وصیت میں س ن کے ہی نام کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ (۶) اگر س ن کی وفات کے بعد تمام اراضی س ن کی اولاد میں تقسیم ہوگئی تو آبادی مسجد و روضہ جو فائدہ رفاہ عام اور آبادی خانہ خدا ہے۔ اور موصی کا جیسا کہ وصیت ظاہر کرتی ہے مقصود معلوم ہوتا ہے معدوم ہوجائیگا۔ (۷) س ن کو اسکے چچا مسمی بکر (جسکی تاحال کوئی اولاد نرینہ نہیں ہوئی) کی وفات کے بعد اسکی یعنی بکر کی جائداد سے نہ مکان نہ اراضی سے کوئی حصہ نہیں دیا گیا۔ (از روئے وصیت) فقط
(المرسل خاکسار احسان علی عفی اللہ عنہ)

الجواب

مولانا مولوی محمد الدین صاحب از گوجرانوالہ لکھتے ہیں:- بالخصوص وصیت کو اگر دوسرے ورثہ جائز اور تسلیم (کرتے) ہیں۔ تب تو شرعاً صحیح اور نافذ ہے والا فلا دیکھو:- لا یجوز الوصیۃ لوارث الا ان یجیزھا الورثۃ ولا یجوز بما زاد علی الثلث (قدوری شرح الاسلام)
دستخط مولوی عبدہ الضعیف محمد الدین عفی عنہ رسول نگری۔

جناب مفتی صاحب دار العلوم دیوبند تحریر کرتے ہیں:-
موصی نے ایک چوتھائی جو برائے خرچ وغیرہ معین کی یہ مقدار برائے خرچ مسجد و روضہ وقف ہوگی پس س ن اس کے متولی ہونگے اراضی مذکور موقوفہ یعنی ان کی ملکیت نہ ہوگی اور ان کے بعد ان کے ورثہ کو تقسیم نہ ہوگی۔ بلکہ ان کے بعد جو کوئی متولی اور سجادہ نشین ہوگا اس کے قبضہ میں اسی حیثیت سے رہیگی۔ کہ وہ اسکی آمدنی مسجد اور روضہ پر خرچ کرتا رہے۔ اس میں ملکیت کسی کی نہ ہوگی اور تصرف مالکانہ اس میں صحیح نہ ہوگا کیونکہ وقف کسی کی ملک نہیں ہوتا۔ الوقف لا یملک ولا یملک مسئلہ مشہورہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
دستخط مولانا مولوی عزیز الرحمن عفی عنہ

دار الافتاء انجمن نعمانیہ ہند لاہور یوں لکھتا ہے:-
جبکہ وصیت نصف اراضی میں واقع ہوئی ہے تو دیکھا جائے کہ نصف اراضی کل ترکہ موصی مرحوم فارغ عن الدین کا تیسرا حصہ کامل یا تیسرے سے کم ہے تو بلا اجازت ورثہ صحیح۔ اور مطابق فرمودہ موصی مرحوم عمل درآمد ہوگا یعنی سجادہ نشین کو حصہ چہارم اور چہارم دیگر ذکور و اناث کو بحصہ برابر دیا جائیگا۔ اگر نصف اراضی ثلث کل ترکہ سے زاید ہے۔ اور ورثہ نے جائز رکھا۔ تو یہی عمل ہوگا۔ ولا یجوز بما زاد علی الثلث الا ان یجیزہ الورثۃ بعد موتہ وھم کبار الخ ہدایہ آخرین۔ اگر ورثہ نے زاید از ثلث کو جائز رکھا تو جو مقدار اراضی ثلث کل ترکہ کی ہوگی۔ اس میں سے سجادہ نشین کو نصف دیا جائیگا اور دوسرا نصف ذکور و اناث کو بحصہ برابر دیا جائیگا۔ وان اوصی لاحدھما بالثلث وللآخر بالسدس فالثلث بینھما اثلاثا لان کل واحد منھما یدلی بسبب صحیح وضاق الثلث عن حقیھما فیقسم علی قدر حقیھما کما فی اصحاب الدیون فیجعل الاقل سھما والاکثر سھمین فصار ثلث الیھم سھم لصاحب الاقل وسھمین لصاحب الاکثر ہدایہ آخرین صفحہ ۶۴۳ واللہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ دستخط مولانا مولوی نور بخش ناظم التعلیم انجمن نعمانیہ ہند لاہور۔

دو معزز آریہ صاحبان کا معہ بیوی بچوں کے قبول اسلام

مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو بوقت ۱۱ بجے دن کے دو معزز آریہ صاحبان ساکن سدبھٹی آگرہ نے بخوشی خاطر خود دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ رکابگنج میں تشریف لاکر مجمع کثیر کے روبرو خاکسار کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ جن کے سابق نام بابو شنکر لال و مرورنگہ تھے موجودہ اسلامی نام شمس الدین و دین محمد رکھے گئے۔ باقی دیگر نام بھی اسیطرح پر تبدیل کئے گئے۔ بوقت قبول اسلام قابل دید نظارہ تھا۔ ختم شریف پڑھا گیا۔ نہایت خیر و برکت کا ظہور تھا۔ جناب خانصاحب نصیر خانصاحب نے نعت خوانی فرمائی۔ تمام دفتر کا کمرہ اور صحن مردمان سے پُر ہوگیا۔ بعد قبول اسلام جملہ خورد و کلاں کو مٹھائی اور ماحضر کھانا کھلایا گیا۔ جملہ آریہ صاحبان نے اپنے نو مسلم برادران کے ہمراہ ملکر کھانا کھایا اور اخوت اسلامی کا ثبوت دیا۔ رات کو محلہ رکابگنج میں انجمن خدام الصوفیہ کیطرف سے جلسہ قائم کیا گیا جس میں کثیر التعداد خلقت جمع ہوئی۔ اور صدر جلسہ جناب مولانا مولوی سید احمد صاحب قرار پائے۔ اول میاں عبداللہ صاحب نے مختصر تقریر اور نعت خوانی فرماکر سامعین کو محظوظ فرمایا اس کے بعد مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی نے تقریر کرکے مذہب اسلام کی صداقت کو ثابت کیا۔ پھر مولانا مولوی مفتی سید احمد صاحب نے ایک عالمانہ وعظ فرمایا۔ اسکے بعد نو مسلم ظہور احمد نے اپنے اسلام لانے اور حقانیت اسلام پر تقریر فرمائی۔ اسکے بعد دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔ (حفیظ اللہ)

قطعۂ تاریخ

(واقعہ رجم نعمت اللہ خان مرزائی در کابل)
(نوشتہ حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر امرتسری)

پئے تبلیغ بے دینی بکابل رفت مرزائی
بجرم ارتداد از دیں بعہد دولت مقید شد
مجوز شد سزائے سنگساری بہر ایں مرتد
علاج فتنۂ دجال و جاری شرع امجد شد
جزاک اللہ امان اللہ غازی شہریار دیں
کہ در عہد تو رائج انسداد فتنۂ بد شد
خدایا دولت و اقبال دیں دولت فزوں بادا
شہ ذیشان کابل عامل رسم اب جد شد
چو جستہ فکر اخگر سال رجم آں رجیم حق
بگوشم ایں ندا آمد نمایاں رجم مرتد شد
۱۳۴۳ھ

شاندار اسلامی کتب

القصیدۃ الیوسفیہ لقادری القصیدۃ الغوثیہ } شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے۔ بعد میں ہر ایک شعر کی پوری شرح کردی ہے اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرات پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ خوشنما۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت ۶ر

فیصلہ علم غیب } اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کا کیا گیا ہے۔ جو قابل ملاحظہ ہے۔ ۲ر

ضروری مسائل رمضان المبارک } روزے کی فضیلت اور تاکید اور رمضان کی بزرگی میں نہایت عمدہ دلائل دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

الکتاب المجید فی وجوب التقلید } اس میں تمام دنیا کے وہابیوں کے اعتراضات کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

روضۃ الانبیاء یعنی قصص الانبیاء } اس میں تمام انبیاء علیہم السلام یعنی آدم سے تا رسول اللہ صلعم اور رسول اللہ صلعم کے بعد تمام جنگوں کا ذکر تفصیل وار معہ حالات امام احمد حنبل تک درج ہیں۔ قیمت ۱۲

تذکرۃ الاولیاء اردو } اس مبارک کتاب میں بڑے بڑے اولیاء کرام کے مفصل سوانح زندگی اور حالات مبارکہ درج ہیں جس کی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت عہ

اردو لغات فیروزی } اس میں تمام اردو کے الفاظ کے معانی انگریزی ڈکشنریوں کی مانند درج ہیں۔ نہایت عام فہم اور آسان ہے۔ حجم ۱۰۵۰ صفحات قیمت ہیر

[illegible] } [illegible] میں عربی الفاظ کے معنے اردو زبان [illegible] درج اور اردو الفاظ کے عربی زبان [illegible] لکھے ہوئے ہیں اور الفاظ عربی کی ترتیب [illegible] سے دی ہے۔ تا کہ عربی سیکھنے والے کو پوری مدد مل سکے۔ قیمت للعہ

لغات القرآن } اس میں قرآن مجید کے جملہ الفاظ کے معنی نہایت تحقیق کیساتھ بترتیب حروف تہجی بیان کئے گئے ہیں۔ شروع میں صرف و نحو عربی کی مختصر مگر جامع اصول و قواعد بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ اردو خوان اصحاب بغیر مدد استاد کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں قیمت عاؔر

گلدستہ مناقب غوثیہ معہ شجرہ شریف } یہ رسالہ پنجابی زبان میں نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

مسائل الزکوٰۃ } مسئلہ زکوٰۃ کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے اس کتاب میں درج ہے۔ قیمت ۲ر

اسماء الحسنیٰ } اس میں باریتعالیٰ کے ننانوے ناموں کے خواص و برکات کی تفصیل بسم اللہ شریف اور دیگر اوراد و وظائف کے علاوہ تعویذات درج ہیں۔ نہایت قیمتی کتاب ہے۔ قیمت بایمنہ ۲ر

تحقیق گوشت خوری معہ مسئلہ قربانی گائے } اس میں آریہ و دیگر منکرین کے اعتراضات کا جواب قرآن و حدیث و دلائل عقلیہ سے نہایت مفید تحریر کیا گیا ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں

ترغیب الحج والزیارۃ لحصول الاجر والافادۃ } معہ تاریخ مدینہ منورہ مضمون نام سے ظاہر ہے

نظام خیر الانام لحفظ الخلافۃ والاسلام } اس میں ان تمام ان قوانین اسلام کا ذکر دلچسپ پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ جن پر عمل کر کے اہل اسلام اپنے مذہب ملت اور خلافت کو اغیار کی دستبرد سے بچا سکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک عالمگیر نظام کے ماتحت جمع ہو کر دنیوی ترقی کر سکتے ہیں قابل دید کتاب ہے۔ ۸ر

رسالہ بیعت } اس رسالہ میں بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا ہے کہ بیعت مرد حق کی مستحسن طریقہ ہے۔ مخالفین کو دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں ۲ر

فیض ربانی در شرح دعاء سریانی } پنجابی نظم میں نہایت عمدہ شرح کی گئی ہے۔ ۲ر

سوانح حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی } مترجمہ مولانا مولوی محمد فضل [illegible] صاحب چکوال [illegible]

مجموعہ احادیث والقرآن فی الحقوق النسواں } عورتوں کے حق میں حسیت اور اس کے ساتھ گذران کرنے کے بیان میں

فتاویٰ } مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ابن مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے چند اشخاص کے سوالوں کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ۲ر

نیر عروض } اس رسالہ میں اردو شاعری کے شائقین کے لئے مفید [illegible]

بہشتی جوہر } اس رسالہ میں عورتوں کے لئے تحصیل علم و ہنر اور انتظام خانہ داری اور اطاعت شوہر اور نماز روزوں کے پڑھنے اور گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کی تاکید اور ترغیب مذکور ہے۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اس کے موافق عمل کریں اور اس کے مرتب کرنیوالے کو دعاء خیر سے یاد فرمادیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت

المشتہر:- مینجر اخبار الفقیہ امرتسر